سیر الاولیاء



تصنیف

امیر خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

سیر الاولیاءؒ

مترجمہ

تصنیف

سید محمد مبارکؒ علوی کرمانی

المعروف بہ

امیرؒ خورد

ترجمہ

اعجاز الحق قدوسی

اردو سائنس بورڈ

299 - اپر مال، لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر 166

طبع چہارم : 1996ء
قیمت : -/130 روپے

ناشر : ظفر اقبال
ڈائریکٹر جنرل، اردو سائنس بورڈ
299- اپر مال، لاہور

مطبع : شیخ غلام علی اینڈ سنز پرنٹرز، فیروز پور روڈ، لاہور

گھر میں کوئی چیز ایسی نہ تھی کہ اس سے افطار کیا جائے ، جب میں نے یہ حال دیکھا تو وہ سفر خرچ جو مجھے ملا تھا ، میں آپ کی خدمت میں لے گیا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے ایک سلطانی[1] خرچ ملا ہے - حکم ہو تو اس سے کوئی چیز افطار کے لیے منگوا لی جائے - شیخ شیوخ عالم میری یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے اور مجھے دعائیں دیں - یہ پورا واقعہ سلطان المشائخ کے تذکرے میں نکتہ' فتوح کے ضمن میں تحریر کیا گیا ہے -

شیخ نصیرالدین محمودؒ سلطان المشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ شیخ شیوخ عالم فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کے اہل و عیال بہت تھے - آپ کے گھر کے خادم آتے اور عرض کرتے کہ حضرت ! آج فلاں بیٹے پر ایک فاقہ گزر چکا ہے یا فلاں بیٹی پر دو فاقے ہو چکے ہیں ، لیکن آپ یادِ حق تعالیٰ میں اس قدر مستغرق رہتے [۶۷] کہ اُن کی باتیں آپ کے لیے ہوا کی طرح ہوتی تھیں یعنی آپ ان کی باتوں کی طرف توجہ نہ دیتے تھے -

ایک دن ایک حرم نے آ کر عرض کیا کہ آج فلاں بیٹا شدتِ بھوک سے ہلاکت کے قریب ہے - شیخ شیوخ العالم نے سر مراقبے سے اُٹھا کر فرمایا مسعود بندہ کیا کرے ، اگر حق تعالیٰ کی تقدیر یہی ہے اور وہ اس جہان سے سفر کر جائے تو اُس کے پاؤں میں رسی باندھ کر باہر پھینک کر چلے آنا -

اس واقعہ کے بیان کرنے کے بعد سلطان المشائخ نے فرمایا ، جو شیخ عمدہ کھانے اور خوب سونے ساتھ ہی خدا کی محبت کا دعویٰ کرے ، وہ جھوٹا ہے -

ریاضتیں اور مجاہدے (شکر گنج کی وجہ' تسمیہ) :

منقول ہے کہ جب شیخ شیوخ العالم فریدالدینؒ نے چاہا کہ مجاہدے اختیار کریں ، تو آپ نے اس کے متعلق حضرت شیخ قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا - شیخ قطب الدین بختیار نے آپ سے فرمایا کہ "طے" کرو ، چنانچہ آپ نے تین روز تک کچھ نہ کھایا - تیسرے دن افطار کے وقت ایک شخص چند روٹیاں لایا - آپ نے یہ سمجھ

۱- سلطانی : اُس دور کا ایک سکہ تھا -

کر کہ وہ غیب سے آئی ہیں اُنھیں تناول فرمایا ۔ کھانے کے بعد آپ نے دیکھا کہ ایک کوّا درخت پر بیٹھا ہوا ایک مُردار کی آنتوں کے ٹکڑے کھا رہا ہے ، جیسے ہی آپ کی نظر اُس کوّے پر پڑی ، اس منظر کو دیکھ کر آپ کا جی متلایا اور جو کچھ کھایا تھا ، وہ قے کے راستے باہر نکل گیا اور آپ کا پاک معدہ اُس کھانے سے خالی ہو گیا ۔ جب آپ نے یہ بات اپنے پیر سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا مسعود! تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم نے تین روز کے بعد جو افطار کیا تھا وہ ایک شرابی کے کھانے سے افطار کیا تھا ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت تم پر تھی کہ تمھارے معدے نے وہ کھانا قبول نہیں کیا ۔ اب جاؤ اور پھر "طے" کرو ، تین روز کے بعد جو تمھیں غیب سے ملے اُس سے افطار کرنا ۔ چنانچہ پھر آپ نے تین روز کا "طے" کیا ، لیکن چھ روز گزر گئے اور کوئی کھانا آپ کو نہ پہنچا ۔ انتہا درجے کا ضعف پیدا ہوا ، یہاں تک کہ ایک پہر رات گزر گئی ضعف اور بھی بڑھا اور بھوک کی حرارت سے نفس جلنے لگا ۔ آپ نے مبارک ہاتھ زمین کی طرف بڑھایا اور زمین سے چند سنگ ریزے اُٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لیے ۔ آپ کے دہنِ مبارک کی برکت سے یہ سنگ ریزے شکر ہو گئے ۔ حکیم سنائی نے کیا اچھا کہا ہے :

بیت

سنگ در دستِ تو گُہر گردد
زہر در کامِ تو شکر گردد [۶۸]

جب آپ نے یہ کرامت دیکھی تو اپنے دل میں کہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بھی شیطان کا مکر ہو ۔ اس خیال کے آتے ہی آپ نے سنگ ریزے فوراً تھوک دیے اور پھر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے ، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی ۔ ضعف اور بھی غالب ہوا ، پھر آپ نے چند سنگ ریزے زمین سے اُٹھائے اور منہ میں ڈالے تو وہ بھی شکر ہو گئے ، لیکن پھر بھی آپ کو خیال ہوا کہ شاید یہ بھی مکر ہو ۔ آپ نے اس شکر کو بھی تھوک دیا اور اُسی طرح یادِ الٰہی میں مشغول رہے یہاں تک کہ رات آخر ہو گئی ۔ آپ کو خیال ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ضعف اس قدر بڑھ جائے کہ میں ذکرِ الٰہی سے بھی قاصر ہو جاؤں ۔ پھر آپ نے چند سنگ ریزے اُٹھائے اور منہ میں ڈال لیے ، وہ بھی شکر ہو گئے ۔ اُس وقت

آپ کے دل میں خیال ہوا کہ یہ یقیناً حق تعالیٰ کی جانب سے ہے کہ تیسری مرتبہ بھی مجھے یہ روزی حاصل ہوئی ۔ پھر (میرے) شیخ نے بھی فرمایا تھا جو کچھ غیب سے پہنچے اُس سے افطار کرو یہی طیب ہوگا ۔ جب صبح ہوگئی تو آپ اپنے پیر شیخ الاسلام قطب الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رات کا واقعہ بیان کیا ۔ اُنھوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا کہ اس سے افطار کیا ، جو کچھ غیب سے تمھیں روزی میسر آئی وہ طیب ہے ، جاؤ تم ہمیشہ شکر کی طرح شیریں رہو گے ۔

شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز اس واقعہ کے بعد سے ہی ''پیر شکر بار گنج شکر'' مشہور ہو گئے ۔

چلّہ معکوس :

پھر آپ نے مزید مجاہدے کے لیے اپنے شیخ سے عرض کیا اور کہا اگر حکم ہو تو چلّہ کھینچوں ۔ آپ کی یہ بات شیخ کو پسند نہ آئی ۔ فرمایا ، اس کی ضرورت نہیں ۔ یہ چیزیں شہرت کا باعث ہوتی ہیں ۔ آپ نے جواب میں کہا کہ شیخ خوب جانتے ہیں کہ بندے کو شہرت مطلوب نہیں ۔

شیخ فریدالدین فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ساری عمر اس کا افسوس رہا کہ میں نے اپنے شیخ کو یہ جواب کیوں دیا کہ جو اُن کے مزاج کے مطابق نہ تھا ۔

الغرض اس کے بعد شیخ الاسلام قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ، اچھا جاؤ اور ''چلّہ معکوس'' کرو ۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ ''چلّہ معکوس'' کیا ہوتا ہے ۔ میں نے شیخ بدرالدین غزنوی سے کہا کہ شیخ نے مجھے ''چلّہ معکوس'' کا حکم دیا ہے ، میں شیخ کے رعب کی وجہ سے یہ نہ پوچھ سکا کہ ''چلّہ معکوس'' کس طرح ہوتا ہے ، یا تو آپ خود میری رہبری فرمائیں یا شیخ سے دریافت کرکے اس کا طریقہ مجھ پر واضح کریں ۔

چنانچہ حضرت شیخ بدرالدین غزنویؒ نے حضرت شیخ قطب الدین بختیار سے چلّہ معکوس کی کیفیت پوچھی ۔ [٦٩] شیخ نے فرمایا کہ چلّہ معکوس یہ ہے کہ چالیس روز یا چالیس شب پاؤں میں رسّی باندھ کر اور کنویں میں اُلٹا لٹک کر خدائے تعالیٰ کی عبادت کرے ۔

جب آپ نے چلّہ معکوس کی کیفیت سنی تو آپ نے چلّہ معکوس

کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ، لیکن آپ کی خواہش یہ تھی کہ یہ چلّہ اس طرح پورا کیا جائے کہ کسی کو خبر نہ ہو ۔ چنانچہ آپ ایسے مقام کے متلاشی ہوئے کہ کوئی ایسی مسجد ہو کہ اس میں کنواں ہو اور کنویں کے نزدیک ایک درخت ہو کہ جس کی شاخوں کا سایہ کنویں پر پڑتا ہو اور اُس مسجد میں ایسا متدیّن موذن ہو ، جو درویشوں کی صحبت کے قابل ہو ۔ آپ ایسے مقام کی تلاش کرتے رہے ، لیکن کوئی مقام ایسا نہ ملا ۔ آخر ہانسی تشریف لے گئے اور ایک مدت تک وہاں بھی ایک ایسی جگہ تلاش کرتے رہے ، لیکن وہاں بھی کوئی ایسی جگہ نہ ملی ۔ اسی تلاش و جستجو میں آپ اُچ پہنچے ۔ وہاں آپ کو ایک ایسی مسجد ملی جو نہایت پُرفضا تھی ۔ اس مسجد کو ''مسجدِ حاج'' کہتے تھے ۔ اس مسجد میں ایک کنواں تھا ، اس کے پاس ایک درخت تھا ، جس کی شاخوں کا سایہ کنویں پر پڑتا تھا ، اُس مسجد کا موذن خواجہ رشیدالدین مینائی تھا ، جو ہانسی کا رہنے والا تھا اور آپ سے نہایت عقیدت رکھتا تھا ۔ شیخ شیوخ العالم چند روز اُس مسجد میں رہے ۔ جب آپ کو موذن کی صدقِ عقیدت اور اسرار کی محافظت کا پورا یقین ہو گیا کہ وہ کسی سے کچھ بیان نہیں کرے گا ، تو آپ نے اپنے آنے کا مقصد موذن سے بیان کیا اور تاکید کی کہ وہ کسی سے آپ کی آمد کی غرض بیان نہ کرے ۔

الغرض آپ نے موذن سے فرمایا کہ وہ عشا کی نماز کے بعد ایک رسّی لائے ، چنانچہ جب موذن رسّی لے آیا تو آپ نے وضو کے بعد اس رسّی کا ایک سرا اپنے پیروں میں باندھا جو اولیا کے سر کا تاج ہیں اور دوسرا اُس درخت کی شاخ سے باندھا جو کنویں کے اُوپر تھی ۔ نظامی نے کیا اچھا کہا ہے :

دارد دو سر ایں رشتہ یکے عجز و دگر ناز
زیں سو ہمہ عجز آمد و زآں سو ہمہ ناز

امیر حسن بھی کیا خوب کہتے ہیں :

ہر دل کہ در و مہرِ تو آویختہ شد
آویختہ شد عاقبت از کنگرۂ عشق

اور آپ کنویں میں نماز معکوس میں مشغول ہو گئے ۔ صبح کو جب موذن آیا تو اُس نے دیکھا کہ آپ اسی طرح نماز معکوس میں مشغول ہیں ۔

موذن نے کہا کہ حضور! اب [۰۷] کیا حکم ہے؟ آپ نے موذن سے پوچھا کیا صبح ہو گئی؟ اُس نے عرض کیا کہ پو پھٹ رہی ہے اور صبح قریب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسّی کو اُوپر کھینچو۔ چنانچہ آپ کوئیں سے باہر آئے اور مسجد میں قبلہ رخ بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے۔

غرضیکہ آپ نے اسی طرح متواتر چالیس راتیں چلۂ معکوس میں گزاریں اور اپنے مرشد کے ارشاد کی اس طرح تعمیل کی کہ کسی تیسرے کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

یہ مسجد ابھی تک اُچ میں موجود و برقرار ہے اور یہ متبرک مقام خلق کی حاجت روائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ رشیدالدین مینائی موذن نے آپ سے کہا کہ میں ایک درویش انسان ہوں اور کئی لڑکیوں کا باپ ہوں، مجھ پر بھی کرم فرمائیے اور دعا کیجیے کہ میرے رزق میں بھی وسعت ہو۔ فرمایا، جاؤ اور وعظ کہا کرو۔ موذن نے عرض کیا کہ میں پڑھنے لکھنے سے نابلد ہوں۔ میں کیا وعظ کہہ سکتا ہوں۔ فرمایا، منبر پر قدم رکھنا تمہارا کام ہے اور تم پر کرم فرمانا حق تعالیٰ جل و علیٰ کا کام ہے۔ تم اپنے کام میں لگو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُسے وہ علم عطا فرمایا کہ وہ ایک مشہور واعظ ہو گیا اور مال بھی کثرت سے اُس کے پاس جمع ہو گیا۔

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ شیخ ابو سعید ابوالخیرؒ کہا کرتے تھے کہ مجھے جو کچھ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہٖ سے پہنچا ہے میں نے وہی کیا ہے۔ یہاں تک کہ جب مجھے معلوم ہوا کہ ایک وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز معکوس بھی پڑھی تھی، تو میں بھی گیا اور اپنے پاؤں کو رسی میں باندھ کر اور کنوئیں میں سرنگوں ہو کر نماز معکوس ادا کی۔

نکتۂ چہارم

شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کے تبحر علمی کے بارے میں

سلطان المشائخ فرماتے تھے کہ ضیاء الدین لقب سے موسوم ایک دانش مند تھا جو مینارے کے نیچے درس دیتا تھا۔ وہ بیان کرتا تھا کہ میں